سوال

(406) جائز حق کو ناجائز طریقے سے وصول کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

اگر کسی شخص کا حق جائز ہو مگر وہ کسی وجہ سے نہ وصول کرسکے آیا اس جائز حق کو کسی ناجائز طریقے سے وصول کر سکتا ہے یا نہیں ؟ مثلاً زید کا لگان بذمہ بکر عرصہ تیس سال سے باقی ہے مگر قانوناً علت تمادی سے زید کو اس کا روپیہ نہیں مل سکتا اور بکر دینے سے منکر ہے کیا زید اتنی مدت کا روپیہ جس پر تمادی عارض نہیں ہوتی مع سود نالش کر سکتا ہے یا نہیں جس سے تمام روپیہ اپنا وصول کرسکے ؟ اس حیلے سے وصول کرنے والا آکل ربا ہو سکتا ہے ۔ یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

اگر زید ایسی صورت میں اتنی مدت کے روپے کی جس پر تمادی قانونی عارضی نہیں ہوئی ہے نالش کرے اور اس مدت کے روپے کو جس پر تمادی قانونی عارض ہو چکی ہے سود کے لفظ سے تعبیر کر کے اپنی عرضی نالش مع سود لفظ لکھ دے جس سے وہ قانوناً اپنا تمام روپیہ وصول کرسکے نہ زائد تو اس تعبیر سے اس قدر روپے پر جس کو بلفظ سود تعبیر کیا ہے ربائے شرعی کی تعریف صادق نہیں آتی اس لیے کہ روپیہ مذکور زید کا حق جائز ہے جو بکر پر واجب الادا ہے اور ربائے شرعی کوئی حق جائز نہیں ہے بلکہ محض ناجائز اور قطعاً حرام ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ۔

وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ٢٧٥ ... سورة البقرة

(اور سود کو حرام کیا)

جب روپے مذکورہ پر ربائے شرعی کی تعریف صادق نہیں آتی تو اس روپے کا وصول کرنے والا نہ آکل ربا ہے نہ اس کو آکل ربا کہنا جائز ہے اور بوجہ زید کی تاخیر نالش کے تمادی قانونی عارض ہوجانے سے زید کا حق جائز ذمہ بکر سے شرعاً ساقط نہیں ہوا بلکہ حق مذکور عروض تمادی کے بعد یہی بکر کے ذمہ ویسا ہی واجب الادا ہے جیسا کہ قبل عروض تمادی کے واجب الادا تھا ہدایہ (141/2 مطبوع یوسفی انصاری لکھنوی) کے حاشیہ "عنایہ شرح ہدایہ" سے منقول ہے ۔

"اویکون قولا لا دلیل علیہ کما اذا مضی علی الدین سنون فحکم بسقوط الدین عمن علیہ لتاخیر المطالبة فانہ لا دلیل شرعی یدل علی ذلک کذا فی العنایة انتھی [1] انتھی

(یا وہ کوئی ایسا قول ہو جس پر کوئی دلیل نہ ہو جیسے قرض کو کئی سال گزر چکے ہوں تو مقروض سے قرض کو ساقط کرنے کا فیصلہ دے دیا جائے کیونکہ مطالبے میں تاخیر واقع ہوئی ہے پس بلا

شبہ اس پر کوئی شرعی دلیل وارد نہیں ہوئی ہے عنایہ میں ایسے ہی ہے)

---

[1]۔ العنایۃ شرح الھدایہ (93/3)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ :622

محدث فتویٰ